

شری پر ماتمنے نمہ

اوم شری پر ماتمنے نمہ

(ستر ہوال باب)

باب سولہ کے آخر میں جوگ کے مالک شری کرشن نے صاف پر کہا کہ۔ خواہش، غصہ اور لاچ کو ترک کرنے کی بعد ہی کرش رو عات ہوتی ہے۔ جسے میں نے بار بار کہا ہے۔ جس معینہ عمل کو کئے بغیر نہ تو آرام، نہ کامیابی اور نہ اعلیٰ نجات ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس واسطے اب تیرے کیا فرض ہے اور کیا فرض نہیں ہے کہ انتظام میں کہ کیا کروں، کیا نہ کروں اس کے متعلق شریعت ہی ثبوت ہے۔ کوئی دوسری شریعت نہیں بلکہ (Ітігугаатам شاست्रمیدھ) یہ راز بھری واحد شریعت ہے، گیتا خود شریعت ہے۔ دوسرے شریعتیں بھی ہیں لیکن یہاں اسی گیتا شریعت پر نظر کھیں، دوسرے کی تلاش نہ کرنے لگیں، دوسری جگہ تلاش کریں گے۔ تو یہ سلسلہ بندی نہیں ملے گی، الہذا بھٹک جائیں گے۔

اس پر ارجمن نے سوال کھڑا کیا کہ، بندہ نواز جو لوگ شریعت کے طریقہ کو ترک کر پوری عقیدت کے ساتھ (یजन्ते) یگ کرتے ہیں، اُن کا انجام کیسا ہے؟ ملکاتِ فاضلہ، ملکاتِ رویہ یا ملکاتِ مذموم والا ہے؟ کیوں کہ پہلے ارجمن نے سنا تھا کہ۔ چاہے آپ ملکاتِ فاضلہ، ملکاتِ رویہ یا ملکاتِ مذموم کے حامل ہوں، جب تک صفات موجود ہے، کسی نہ کسی شکل (योनि) کی ہی وجہ ہوتے ہیں، الہذا پیش کردہ باب کی ابتداء میں ہی اُس نے سوال کھڑا کیا۔

ये शास्त्रविधिमुत्सूधज्य यजन्ते श्रद्धयान्विताः ।

तेषां निष्ठा तु का कृष्ण सत्त्वमाहो रजस्मः ॥११॥

اے شری کرشن! جو انسان شریعت کا طریقہ ترک کر عقیدت کے ساتھ یگ کرتے ہیں، اُن کا انجام کون سا ہے؟ ملکاتِ فاضلہ، ملکاتِ رویہ یا ملکاتِ مذموم والا ہے؟ یگ میں دیوتا کشا جاندار، وغیرہ بھی آ جاتے ہیں۔

شری بھگوان بولے

त्रिविधा भवति शब्दा देहिनां सा स्वभावजा ।

सत्त्विकी राजसी चैव तामसी चेति तांशुणु ॥२॥

باب دو میں جوگ کے مالک بتایا تھا کہ۔ ارجمن! اس جوگ میں معینہ عمل ایک ہی ہے۔ جاہلوں کی عقل بے شمار شاخوں والی ہوتی ہے الہذا وے بے شمار طریقہ کا پھیلا و کر لیتے ہیں۔ دیکھا وٹی آراستہ زبان میں اُس کا اظہار بھی کرتے ہیں، اُن کی باتوں کا اثر جن کی طبیعت پر پڑتا ہے، ارجمن! اُن کی بھی عقل گم ہو جاتی ہے نہ کہ کچھ حاصل کر لیتے ہیں، ٹھیک اسی کو یہاں پر بھی دوبارہ کہا گیا ہے کہ، جو 'شاس्त्र'، 'विधिमुत्सृज्य'، 'شریعت' کے طریقہ کو ترک کر یاد کرتے ہیں، اُن کی عقیدت بھی تین طرح کی ہوتی ہے۔

اس پر شری کرشن نے کہا۔ انسان کی عادت سے پیدا ہوئی وہ عقیدت ملکات فاضلہ ملکات رویہ و ملکات نہ موم سے مزین۔ ایسے تین طرح کی ہوتی ہے، اسے تو مجھ سے سُن! انسان کے دل میں یہ عقیدت مسلسل طور پر قائم ہے۔

सत्त्वानुरूपा सर्वस्य शब्दा भवति भारत ।

शब्दामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः ॥३॥

اے بھارت! بھی انسانوں کو عقیدت اُن کی طبیعت کے خصائص کے مطابق ہوتی ہے یہ انسان عقیدت مند ہے الہذا جو انسان جیسی عقیدت والا ہے۔ وہ خود بھی وہی ہے۔ عام طور سے لوگ پوچھتے ہیں۔ میں کون ہوں؟ کوئی کہتا ہے، میں توروح ہوں، لیکن نہیں، یہاں جوگ کے مالک شری کرشن کہتے ہیں کہ جیسی عقیدت، جیسی خصلت، ویسا انسان۔

گیتا علم ریاضت ہے، ولی پتھبلی بھی جوگی تھے۔ اُن کا جوگ کا فلسفہ (योगयश्चन) ہے۔ جوگ ہے کیا؟ انہوں نے بتایا: 'योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः' طبیعت کے کاروبار کا پوری طرح رک جانا جوگ ہے، کسی نے مشقت کر کے روک ہی لیا تو فائدہ کیا ہے۔ 'तदा द्रष्टुः' اُس وقت یہ ناظرزی روح اپنی ہی حقیقی شکل میں قائم ہو جاتی ہے۔ کیا س्वरूपेऽवस्थानम्؛ قائم ہونے سے پہلے یہ داغدار تھی؟ پتھبلی کہتے ہیں 'तत्त्विचारायमितरल'، دوسرے وقت میں جیسی خصلت کی شکل ہے، ویسا ہی ناظر ہے یہاں جوگ کے مالک شری کرشنا کہتے ہیں یہ انسان عقیدت مند ہے عقیدت سے لبریز ہے کہیں نہ کہیں عقیدت ضرور ہوگی اور جیسی

عقیدت والا ہے۔ وہ خود بھی وہی ہے، جسی خصلت، ویسا انسان۔ اب تینوں طرح کے عقائد کو تقسیم کرتے ہیں۔

یजन्ते सात्त्विका देवान्यक्षरक्षांसि राजसा: ।

प्रेतान्भूतगणांश्चान्ये यजन्ते तामसा जना: ॥۱۸॥

اُن میں سے ملکات فاضلہ کے حامل انسان دیوتاؤں کے ملکات رویہ اور دیوؤں (راکشوؤ) کو اور ملکات نعموم کے حامل انسان آسیب اور شیطانوں کی عبادت کرتے ہیں وے عبادت میں بے تکان مشقت بھی کرتے ہیں۔

अशास्त्रविहितं धोरं तथ्यस्ते ये तपो जना: ।

दम्भाहंकार संयुक्ता: कामरागबलान्विता: ॥۱۵॥

وے انسان شریعت کے طریقہ سے خالی بے حد تخلیقی (خیالی طریقوں کے تخلیق کر) ریاضت کر ریاض کرتے ہیں، تکبر اور غرور کے حامل، خواہش اور رغبت کے ڈور سے بندھے ہوئے۔

कर्शयन्तः शरीरस्यं भूतग्राममचेतसः ।

मां चैवान्तः शरीरस्यं तान्विष्ट्यासुरनिश्चयान् ॥۱۶॥

وے جسم کی شکل میں موجود تمام جانداروں کو اور باطن میں موجود مجھ عالم الغیب کو بھی کمزور کرنے والے ہیں یعنی ناتوان کرنے والے ہیں۔ روح دنیوی دراروں میں پھنس کر عیوب سے کمزور اور یگ کے وسیلوں سے مضبوط ہوتی ہے۔ اُن جاہلوں (بے جس لوگوں) کو یقینی طور پر تو شیطان جان یعنی وے سب کے سب شیطان ہیں، سوال پورا ہوا۔ شریعت کے طریقہ کو ترک کریا کرنے والے ملکات فاضلہ کے حامل انسان دیوتاؤں کی، ملکات رویہ کے حامل {ک} اور دیوؤں کی اور ملکات نعموم کے حامل انسان آسیب کی عبادت کرتے ہیں۔

صرف عبادت ہی نہیں، ریاضت کے لئے سخت مشقت بھی کرتی ہیں، لیکن ارجمن! جسمانی شکل سے جانداروں کو اور عالم الغیب شکل سے موجود مجھ بھگوان کو کمزور کرنے والے ہیں، مجھ سے دوری پیدا کرتے ہیں، نہ کہ عبادت کرتے ہیں، اُن کو تو شیطان جان یعنی

دیو تھاؤں کی عبادت کرنے والے بھی شیطان ہی ہیں۔ اس سے زیادہ کوئی کیا کہے گا؟ الہنا جس کے یہ سبھی محض حصے ہیں ان واحد معبود کو یاد کریں، اسی بات پر اعلیٰ جوگ کے مالک شری کرشن نے بار بار زور دیا ہے۔

آہا رस्त्वपि सर्वस्य त्रिविधो भवति प्रियः ।

यज्ञस्यपस्था दानं तेषां भेदमिमं शृणु ॥۱۹॥

ارجن! جیسے عقیدت تین طرح کی ہوتی ہے، ویسے ہی سب کو اپنی اپنی خصلت کے مطابق غذا بھی تین طرح کی پسند ہوتی ہے۔ اور ویسے ہی یگ، ریاضت اور صدقہ بھی تین تین طرح کے ہوتے ہیں، ان کی قسموں کے بارے میں تو مجھ سے سُن، پہلے پیش ہے خوراک۔

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः ।

रस्याः स्तिर्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सत्त्विकप्रियाः ॥۲۰॥

عمر، عقل، طاقت، تدرستی، آرام اور محبت کا اضافہ کرنے والی لذیذ چکنی اور قائم رہنے والے اور خصلت سے ہی دل کو پسند آنے والی کھانے کی چیزیں ملکاتِ فاضلہ کے حامل انسان کو پسند آئی ہیں، جوگ کے مالک شری کرشن کے مطابق خصلت سے دل کو پسند آنے والی، طاقت، تدرستی، عقل اور عمر بڑھانے والی کھانے کی چیز ہی صالح ہے، جو خوراک صالح، وہی صالح انسان کو پسند آئی ہیں، اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی بھی خوراک ملکاتِ فاضلہ، ملکاتِ رویہ یا ملکاتِ مذموم والی نہیں ہوتی، ان کا استعمال ملکاتِ فاضلہ، ملکاتِ رویہ یا ملکاتِ مذموم والا ہوا کرتا ہے، نہ دو دو ہر ملکاتِ فاضلہ والا ہے۔ نہ پیاز ملکاتِ رویہ اور نہ ^{لہسن} ملکاتِ مذموم مزین ہے۔

جہاں تک طاقت، عقل تدرستی اور دل کو پسند آنے کا سوال ہے، تو دنیا بھر میں انسانوں کو اپنی اپنی خصلت، ماحول اور حالات کے مطابق مختلف کھانے کی چیزیں پسند وہتی ہیں، جیسے۔ بنگالی اور مدراسیوں کو چاول پسند ہوتا ہے۔ اور پنجابیوں کو نان (روٹی) ایک طرف تو عرب کے باشندوں کو دونبہ، چین والوں کو مینڈک تو دوسری طرف بھوپالی جیسے ٹھنڈھے صوبوں میں گوشت کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ روس اور مغلولیا کے اصل باشندے

خوراک میں گھوڑے کا استعمال کرتے ہیں، یورپ میں رہنے والے گائے اور سور (خزیر) دونوں کھاتے ہیں پھر بھی علم، عقل کے اضافے اور ترقی میں امریکہ اور یورپ کے رہنے والے اول درجہ میں شمار کئے جاتے ہیں۔

گیتا کے مطابق لذیز چکنی اور کمی رہنے والی کھانے کی چیز صالح ہے، لمبی عمر، حسب ضرورت طاقت اور عقل بڑھانے والی صحت، مند کھانے کی چیز صالح ہے۔ خصلت کے مطابق دل کو پسند آنے والی کھانے کی چیز صالح ہے، لہذا کہیں کسی کھانے کی چیز کو کم و پیش نہیں کرنا ہے، حالات ماحول اور ملکی مناسبت کے مطابق جو کھانے کی چیز مزاج کو پسند آئے اور جینے کیلئے تقویت عطا کرے، وہی صالح ہے، کوئی کھانے کی چیز ملکات فاضلہ، ملکات رو یہ ملکات مذموم کے تاثیر والی نہیں ہوتی، اُس کا استعمال ملکات فاضلہ، ملکات رو یہ خواہ ملکات مذموم والا ہی ہوتا ہے۔

اسی مطابقت کیلئے جو لوگ گھر پر یوار کو ترک کر صرف معبد کی عبادت میں ڈوبے ہوئے ہیں، ترک دنیا کی حالت (آشram) میں ہے۔ راستے کے برخلاف رجحان پیدا کرتی ہیں، لہذا ان کے ذریعہ ریاضت کے راہ کے بھٹکنے کی زیادہ گنجائش ہے۔ جو تہائی کی زندگی جیئے والا تارک الدنیا ہیں، ان کیلئے جوگ کے مالک شری کرش نے باب چھ میں خوراک کے لئے ایک وصول دیا کہ 'یوکٹھا ر ویہارا' (مناسب کھانا پینا اور تفریح) اسی کے مدنظر بر تاؤ کرنا چاہئے۔ جو یادِ الٰہی میں مددگار ہے، اُتنی وہی (خوراک لینے چاہئے

کट्रवمْلलवणात्युष्णतीक्ष्णरुक्षपिदाहिनः ।

आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदा: ॥१६॥

تلخ، کھٹی، زیاد، نمکین، کافی گرم، تیکھی، روکھی، جلن پیدا کرنے والی اور تکلیف دہنم وہ بیمار یوں کو جنم دینے والی خوراک ملکات رو یہ کے حامل انسان کو پسند ہوتی ہے۔

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत् ।

उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥१७॥

جو کھانا ایک پھر (تین گھنٹے) سے زیادہ پہلے کا بنا ہوا ہے، بے لذت بد بودار، باسی، جوٹھا اور ناپاک بھی ہے، وہ ملکات مذموم کے حامل انسان کو پسند ہوتا ہے (سوال پورا

ہوا ب پیش ہے گی۔

अफलाकाण्डिक्षभिर्यज्ञो विधिदृष्टो य इज्यते ।

यष्टव्यमेवेति भनः समाधाय स सात्त्विकः ॥१९९॥

جو گیک (विधिदृष्ट) شریعت کے طریقہ سے مقرر کیا گیا ہے (جیسا پہلے باب تین میں گیک کا نام لیا، اس باب چار میں گیک کی شکل بتائی کر۔ بہت سے جوگی جان کوریاح میں اور ریاح کو جان میں ہون کرتے ہیں، جان ریاح کی حرکت پر قابو پا کر سانس کی رفتار کو ساکن کر لیتے ہیں، احتیاط کی آگ میں ہون کرتے ہیں، اس طرح گیک کے چودہ زینے بتائے جو سب کے سب بھگوان تک کی دوری طے کر دینے والے ایک ہی عمل کے اوپنے نیچے زینے ہیں مختصر میں گیک خصوصی غور و فکر کے طریقہ کا رکی عکاسی ہے، جس کا آخری نتیجہ ابدی بھگوان میں داخلہ ہے، جس کا طریقہ اس شریعت میں بتایا گیا ہے) اُسی شریعت کے طریقہ پر پھر زور دیتے ہیں کہ۔ ارجمن! شریعت کے طریقہ سے مزین کئے ہوئے جسے کرنا ہی فرض ہے اور جو من پر بندش رکھنے والا ہے، جو شرہ کو نہ چاہنے والے انسان کے ذریعے کیا جاتا ہے وہ گیک صالح ہے۔

अभिसंधाय तु फलं दम्भार्थमपि चैव यत् ।

इज्यते भरत श्रेष्ठ तं यज्ञं विद्धि राजसम् ॥१९२॥

اے ارجمن! جو گیک محض خودستاش کیلئے ہی ہو یا شرہ کو مقصد بنا کر کیا جاتا ہے، اسے ملکات رویہ کا گیک سمجھ یہ کارکن گیک کا طریقہ جانتا ہے لیکن خودستاش یا شرہ کو مقصد بناؤ کر کرتا ہے کہ فلاں چیز ملے گی اور لوگ دیکھیں کہ گیک کرتا ہے، تعریف کریں گے، ایسا گیک کرنے والا درحقیقت ملکات رویہ کا حامل ہے اب ملکاتِ مذموم والے گیک کی شکل بتاتے ہیں۔

विधिहीनमसुष्टान्नं मन्त्रहीनमदक्षिणम् ।

श्रद्धाविरहितं यज्ञं तामसं परीचक्षते ॥१९३॥

جو یگ شریعت کے طریقہ سے خالی ہے، جواناچ (بھگوان) کی تخلیق کر سکنے میں
فاسد ہے، من کو اندر کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے، نذر یعنی اپنا سب کچھ سپرد کرنے سے
عاری اور جو عقیدت سے خالی ہے، ایسا یگ ملکات مذموم والا یگ کہا جاتا ہے، ایسا انسان
حقیقی گیک کو جانتا ہی نہیں، اب پیش ہے ریاضت۔

دِوَدِبِیْجَانُرُجَانَ پूजनं शौचमार्जवम् ।

ब्रह्मर्यमहिंसा च शारीरं तप उच्यते ॥ ۱۹۸ ॥

اعلیٰ معبد روح مطلق شرک پر فتح حاصل کرنے والے (جی) مرشد اور عالم
حضرات کی عبادت، پاکیزگی، سیدھا پن رہبانیت اور عدم تشدیجسم سے تعلق رکھنے والی
ریاضت کہی جاتی ہے، جسم ہمیشہ خواہشات کی طرف بہکتا ہے، اُسے باطن کی مذکورہ بالا
خصائص کے مطابق تپاتا جسمانی ریاضت ہے۔

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत् ।

स्वाध्यायाभ्यसनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥ ۱۹۴ ॥

بیقراری نہ پیدا کرنے والی، عزیز، خیرخواہ اور حق بولنے و بھگوان میں داخلہ
دلانے والی شریعتوں کے غور و فکر کی مشق، نام کا ورد یہ ریاضتیں زبان کہی جاتی ہے زبان
دنیوی موضوعات کی جانب مائل خیالات کا بھی اظہار کرتی رہتی ہے، اُس طرف سے
سمیٹ کر، حق اعلیٰ کی جانب لگانا زبان سے وابستہ ریاضت ہے اب من سے تعلق رکھنے والی
ریاضت پر نظر ڈالیں۔

मनः प्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रहः ।

भावसंशुद्धिरित्येतत्पो मानसमुच्यते ॥ ۱۹۶ ॥

من کی خوشی، نرم دلی، خاموشی یعنی بھگوان کے علاوہ دوسرے موضوعات کی یاد بھی
نہ ہو، من پر قابو، باطن کی پوری طہارت، یہ من سے تعلق رکھنے والی ریاضت کہی جاتی ہے
مذکورہ بالاتینوں (جسم، زبان اور من) کی ریاضت مل کر ایک صالح ریاضت ہے۔

ش्रദ्धया پریا تپ्तं تपस्तत्विविधं नैः ।

अफलाकाङ्गिक्षभिर्युक्तैः सात्त्विकं परिचक्षते ॥१९७॥

شمرہ کی چاہت کے بغیر یعنی بے غرض عمل حامل انسانوں کے ذریعے اعلیٰ عقیدت
کے ساتھ کی ہوئی مذکورہ بالائیوں ریاضتوں کو ملا کر صاحب ریاضت کی جاتی ہے۔ اب پیش
ہے مکات رویہ سے تعلق رکھنے والی ریاضت۔

सतकारमानपुजार्थं तपो दम्भेन चैव यत् ।

क्रियते तदिह प्रोक्तं राजसं चलमधुवम ॥१९८॥

جور یاضت خاطرداری، عزت اور عبادت کیلئے یا صرف ریا کاری سے ہی کی جاتی
ہے، وہ غیر یقینی اور شوخ شمرہ دینے والی ریاضت مکات رویہ سے تعلق رکھنے والی کہی گئی ہے
مूढگ्राहेणात्मनो यत्पीडया क्रियते तपः ।

परस्योत्सादनार्थं वा पत्तामसमुदाहृतम् ॥१९६॥

جور یاضت جہالت کے ساتھ ہٹھ سے من، زبان اور جسمانی تکلیف کے ساتھ یا
دوسرے کو نقصان پہنچانے کے بد لے خیال سے کی جاتی ہے، وہ ریاضت مکات مذموم
والی کہی گئی ہے۔

اس طرح صاحب ریاضت میں جسم، من اور زبان کو محض بھگوان کے مطابق ڈھالنا
ہے، مکات رویہ سے تعلق رکھنے والی ریاضت میں ریاضت کا طریقہ وہی ہے، لیکن خود
ستائش عزت کی خواہش سے ریاضت کرتے ہیں، عام طور سے مرد کامل لوگ گھر بارترک
کرنے کے بعد بھی اس عیب کے شکار ہو جاتے ہیں، اور تیری مکات مذموم سے تعلق رکھنے
والی ریاضت غیر معینہ طریقہ سے ہوتی ہے، دوسروں کو تکلیف پہنچانے کے نظریہ سے
ہوتی ہے، اب پیش ہے صدقہ۔

दातव्यमिति सद्वानं दीयतेऽनुपकरणे ।

देशो काले च पात्रे च तद्यानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥२०१॥

صدقہ دنیا ہی فرض ہے، اس خیال سے جو صدقہ موقعہ محل (وقت کے مطابق) اور مستحق شخص کے ملنے پر بدے میں احسان کا خیال نہ رکھ کر دیا جاتا ہے۔ وہ صدقہ صالح کہا گیا ہے۔

यतु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ।

देशो काले च पात्रे च तद्वनं सात्त्विकं स्मृतम् ॥२१॥

جو صدقہ تکلیف کے ساتھ (جودیتے نہیں بنتا لیکن دینا پڑ رہا ہے) اور بدے کی امید سے یہ کروں گا تو یہ ملے گا، یا شرہ کو مقصد بنایا کر دیا جاتا ہے، وہ صدقہ مکاتِ رویہ سے تعلق رکھنے والا کہا گیا ہے۔

अदेशकाले यद्वानमपात्रेभ्यश्च दीयते ।

असत्कृतमपज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥२२॥

جو صدقہ بنا خاطرداری کئے یا بے رخی کی ساتھ چھڑک کرنا مناسب جگہ اور وقت میں غیر ضرورت مندوں کو دیا جاتا ہے۔ وہ صدقہ مکاتِ مذموم والا کہا گیا ہے، قابل احترام مہاراج جی کہا کرتے تھے۔ ”ہو“ نااہل کو صدقہ دینے سے تھی برباد ہو جاتا ہے، ٹھیک اسی طرح شری کرشن کا قول ہے کہ صدقہ دینا ہی فرض ہے جگہ وہ وقت اور اہل کے حاصل ہونے کے بد لے میں احسان نہ چاہنے کی نیت سے فراخ دلی کے ساتھ دیا جانے والا صدقہ صالح ہے مشکل سے دیا جانے والا، بد لے میں شرہ کی نیت سے دیا جانے والا صدقہ مکاتِ رویہ والا صدقہ ہے اور بغیر خاطرداری کے جھڑکیوں کے ساتھ موقعہ محل کے برخلاف نااہل کو دیا جانے والا صدقہ مکاتِ مذموم والا ہے۔ لیکن ہے صدقہ ہی۔ لیکن جو گھر یا کل خاندان وغیرہ سب کی انسیت کو ترک کرو واحد معبد پر ہی مخصر ہے، اس کیلیے صدقہ کا اصول اس سے اور اوپر چاہے اور وہ ہے سب کچھ کی سپردگی، ساری خواہشات سے الگ ہٹ کر من کی سپردگی

،جیسا کہ شری کرشن کا قول ہے۔ (میرے میں ہی من لگاؤ۔ لہذا صدقہ نہایت ضروری ہے اب پیش ہے اوم تت اورست کی شکل۔

ॐत्तसदिति निर्देशो ब्रह्मणासिविधः स्मृतः ।

ब्राह्मणास्तेन वेदाशच यज्ञाश्च विहिताः पुरा ॥۲۳॥

ارجن! اوم تت اورست، ایسا تین طرح کا نام (ब्रह्मन निर्देश: Le^r%)(معبد) کی رہبری کرتا ہے، یاددالاتا ہے، اشارہ کرتا ہے اور معبد کا مظہر ہے۔ اسی سے

(ब्रह्म) کی رہبری کرتا ہے، یاددالاتا ہے، اشارہ کرتا ہے اور معبد کا مظہر ہے۔ اسی سے پہلے (شروع میں) (गہمن) وید اور یگ وغیرہ کی تخلیق کی گئی ہے۔ یعنی برہمن، یگ اور وید اوم سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا وجود جوگ سے ہے۔ اوم کے مسلسل غور و فکر سے ہی ان کی تخلیق ہے اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔

तस्मादोमित्युदाहृत्य यज्ञदानतपःक्रियाः ।

प्रवर्तन्ते विधानोक्तः सततं ब्रह्मवादिनाम् ॥۲۴॥

لہذا حق پرست لوگ معبد کے احکام کو قبول کرنے والے شریعت کے معینہ طریقہ سے یگ، صدقہ اور ریاضت کے اعمال کا برپتا اور مسلسل اوم نام کو تلفظ کر کے ہی شروع کرتے ہیں، جس سے اس معبد کی یادتا زہ ہو جائے اب ’تت’ لفظ کا استعمال بتاتے ہیں

तदित्यनभिसंधायः फलं यज्ञतपःक्रियाः ।

दानक्रियाश्चविविधाः क्रियन्ते मोक्षकाङ्गिक्षभिः ॥۲۵॥

تت، یعنی وہ معبد ہی ہر جگہ موجود ہے، اس خیال سے شمرہ کی خواہش نہ کر کے شریعت کے ذریعہ بتائے گئے تمام طرح کے یگ، ریاضت اور صدقہ کے اعمال اعلیٰ بھلائی کی خواہش کرنے والے انسانوں کے ذریعے کئے جاتے ہیں تا لفظ معبد کے متعلق ایثار کی نشانی ہے، یعنی ورد تو اوم کا سمجھنے یگ، صدقہ اور ریاضت کے اعمال اس معبد پر مخصر ہو کر کریں۔ اب، ست کے استعمال کا مقام بتاتے ہیں۔

सद्भावे साधुभावे च सदित्येतत्प्रयुज्यते ।

پ्रشستے کرمणی تथا سच्छब्दः पार्थ युज्यते ॥۲۶॥

اورست، جوگ کے مالک نے بتایا کہ ست ہے کیا؟ گیتا کی ابتداء میں ہی ارجمن نے سوال کھڑا کیا تھا فرض منصی ہی دائیٰ ہے، بحق ہے تو شری کرشن نے فرمایا۔ ارجمن! تیرے اندر یہ جہالت کہاں سے پیدا ہو گئی؟ ست (حق) کی تینوں دور میں کبھی کمی نہیں ہوئی اُسے مٹایا نہیں جاسکتا اور است (باطل) کا تینوں دوروں میں وجود نہیں ہے۔ درحقیقت وہ کون سی چیز ہے، جس کی تینوں دوروں میں کمی نہیں ہے؟ وہ باطل چیز ہے کیا جس کا وجود نہیں؟ تو بتایا یہ روح ہی حق ہے اور دنیا کے سارے جانداروں کے اجسام فانی ہیں، روح ابدی ہے، غیر مرتی ہے۔ دائیٰ اور لا فانی ہے، یہی اعلیٰ حق ہے۔

یہاں فرماتے ہیں ست (حق) ایسے روح مطلق کا یہ نام سدھما وے حق کے متعلق احساس میں اور نیک خیال میں استعمال کیا جاتا ہے اور اے پار تھے، جب معینہ عمل سراپا، اچھی طرح ہونے لگے، تب ست (حق) لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے، ست کا معنی یہ نہیں ہے کہ یہ چیزیں ہماری ہیں، جب جسم ہی ہمارا نہیں ہے، تو اس کے استعمال میں آنے والی چیزیں ہماری کب ہیں؟ یہ ست، نہیں ہے ست کا استعمال صرف ایک معنی میں کیا جاتا ہے۔ نیک خیال میں روح ہی اعلیٰ حقیقت ہے، اس صدقافت کے متعلق لگاؤ ہو، اُسے حاصل کرنے کے لئے نیک خلوص ہو اور اُس کو حاصل کرانے والا عمل ٹھیک سے صادر ہونے لگے وہی ست، لفظ کا استعمال کیا جاتا ہے اسی بات پر جوگ کے مالک اس سے آگے کہتے ہیں۔

यज्ञो तपसिदाने च स्थितिः सदिति चोच्यते ।

कर्म चैव तदर्थीयं सदित्येवाभिधीयते ॥۲۷॥

یگ ریاضت اور صدقہ کرنے میں جو مقام حاصل ہوتا ہے۔ وہ بھی ست ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے (مادर्थोवं) اُس معبدو کو حاصل کرنے کیلئے کئے جانے والا عمل ہی ست ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے یعنی اُس معبدو کو حاصل کرنے والا عمل ہی ست ہے، یگ، صدقہ، ریاضت تو

اس عمل کے تکمیلہ ہیں، آخر میں فیصلہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ، ان سب کیلئے عقیدت لازمی ہے۔

अश्रद्धया हुतं दत्तं दपस्तं कृतं च यत् ।

असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥२८॥

اے پارتح! بلا عقیدت کے کیا ہوا ہون دیا ہوا صدقہ، پتی ہوئی ریاضت اور جو کچھ بھی کیا ہوا عمل ہے، وہ سب است (باطل) ہے۔ ایسا کہا جاتا ہے۔ وہ نہ تو اس دنیا میں اور نہ عالم بالا میں، ہی افادی ہے لہذا خود سپردگی کے ساتھ عقیدت بے حد ضروری ہے۔

مغز سخن

باب کی ابتداء میں ہی ارجمن نے سوال کیا کہ، بنده پرور جو شریعت میں بتائے گئے طریقہ کو ترک کرو اور عقیدت کے ساتھ یگ کرتے ہیں، (لوگ آسیب دیگر کی عبادت کرتے ہی رہتے ہیں) تو ان کی عقیدت کیسی ہے؟ ملکات فاضلہ والی ہے، ملکات رویہ والی ہے یا ملکات مذموم والی اس پر جوگ کے مالک شری کرش نے کہا۔ ارجمن! یہ انسان عقیدت کا پتله ہے، کہیں نہ کہیں اُس کی عقیدت ہوگی ہی جیسی عقیدت ویسا انسان، جیسی حصلت ویسا انسان اُن کی وہ عقیدت ملکات فاضلہ، ملکات رویہ اور ملکات مذموم والی تین طرح کی ہوئی ہیں، ملکات فاضلہ کے عقیدت مندویتوں کو، ملکات رویہ کے عقیدت مندکا; (جو شہرت، بہادری عطا کرے) دیوؤں (جو حفاظت کر سکیں، اُس کا پیچھا کرتے ہیں) اور ملکات مذموم کے عقیدت مند بھوت پریت (آسیب) پرستار ہوتے ہیں شریعت کے طریقہ سے خالی ان عبادتوں کے ذریعہ یہ تینوں طرح کے عقیدت مند جسم میں موجود تمام

ماہے یعنی اپنے ارادہ اور دل کی دنیا میں موجود مجھ عالم الغیب کو بھی کمزور کرتے ہیں، نہ کہ عبادت کرتے ہیں، ان سب کو یعنی طور پر تو شیطان جان یعنی آسیب پچھ (瑕) دیوار دیوتاؤں کی عبادت کرنے والا شیطان ہے۔

دیوتاؤں کے موضوع کو شری کرشن نے یہاں تیسری بار اٹھایا ہے۔ پہلے باب سات میں انہوں نے کہا تھا کہ ارجمن! خواہشات نے جن کے علم کا اغوا کر لیا ہے، وہی فاسد العقل دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں، دوسری بار باب نو میں اُس سوال کو دھراتے ہوئے کہا جو دوسرے دوسرے دیوتاؤں کی عبادت کرتے ہیں، وہ بھی میری عبادت کرتے ہیں لیکن ان کی وہ عبادت غیر مناسب یعنی شریعت میں مقررہ طریقہ سے الگ ہے، لہذا وے ختم ہوجاتے ہیں یہاں باب سترہ میں انہیں دنیوی خصلت والا کہہ کر مخاطب کیا، شری کرشن کے الفاظ میں ایک معبدو کی، ہی عبادت کا اصول ہے۔

اُس کے بعد جوگ کے مالک شری کرشن نے چار سوال کھڑا کئے۔ خوراک (آہار) یگ، ریاضت اور صدقہ: خوراک تین طرح کے ہوتے ہیں صالح انسان کو تو صحت عطا کرنے والی، خصلت کے مطابق پسند آنے والی لذیذ خوراک پسند ہوتی ہے ملاکات رویہ کے حامل انسان کو تلخ، تیکھی گرم چٹ پٹی، مسالے دار، پیمار یوں کو بڑھانے والی خوراک پسند آتی ہے۔ ملاکاتِ مذموم کے حامل انسان کو جو ٹھیک، باسی اور ناپاک خوراک پسند ہوتی ہے۔

شریعت میں بتائے گئے طریقہ سے کئے جانے والے یگ (جو عبادت کے باطنی عمل میں جو من پر بندش لگاتا ہے۔ شمرہ کی امید سے خالی وہ یگ صالح ہے، گھمنڈ و غرور کو ظاہر کرنے والا اور شمرہ کے خیال سے کئے جانے والی وہی یگ ملاکات رویہ والا ہے اور شریعت میں بتائے گئے طریقہ سے بالکل الگ دعا (منتر) صدقہ اور بغیر عقیدت سے کیا ہوا یگ ملاکاتِ مذموم والا یگ ہے۔

اعلیٰ معبد و روح مطلق میں داخلہ دلانے والی ساری صلاحیتیں جن کے اندر موجود ہیں، اُن مرشد کامل کی عبادت، خدمتِ گزاری اور باطنی طور سے عدم تشدد رہبانیت اور طہارت کی مناسبت سے جسم کو تپانا جسمانی ریاضت ہے حق، خوش ترا اور افادی بات بولنا، ریاضت زبان ہے اور ممکنہ عمل میں لگا کر رکھنا ہے ممکن زبان اور جسم تینوں کو ملا کر اس جانب تپانا صالح ریاضت ہے۔ ملکات رویہ والی ریاضت میں خواہشات کے ساتھ اُسی کو کیا جاتا ہے۔ جب کہ ملکات مذموم والی ریاضت شریعت کے طریقہ سے الگ اپنی مرضی پر مخصر ہے۔

اپنا فرض مان کر موقعہ محل اور اہل کا خیال کر کے عقیدت سے دیا گیا صدقہ صالح ہے، کسی فائدہ کی لائج میں مشکل سے دیا جانے والا صدقہ ملکات رویہ والا ہے اور جھٹک کرنا اہل کو دیا دیا جانے والا صدقہ ملکات مذموم کا حامل ہے۔

اوم، تت اور ست کی شکل بتاتے ہوئے جوگ کے مالک شری کرشن نے بیان کیا کہ، یہ نام معبدوں کی یاد دلاتے ہیں، شریعت کے طریقہ سے معین ریاضت صدقہ اور یگ کی ابتداء کرنے میں اوم کا استعمال ہوتا ہے اور تکمیلہ میں ہی یعنی پورا ہونے کے بعد ہی اوم پیچھا چھوڑتا ہے، تت، کا معنی ہے۔ وہ روح مطلق اس کیلئے وقف ہو کر ہی وہ عمل صادر ہوتا ہے اور جب عمل تسلسل کے ساتھ ہونے لگے، تب 'ست' کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یادِ الٰہی ہی ست، ہے۔ ست، کے لئے خیال اور نیک خلوص میں ہی ست، کا استعمال کیا جاتا ہے معبدوں سے نسبت دلانے والے عمل، یگ، صدقہ اور ریاضت کے ثمرہ میں بھی ست، ہے لیکن ان سب کے ساتھ عقیدت کا ہونا لازمی ہے عقیدت سے مبراہو کر کیا ہو عمل، دیا ہو صدقہ پتی ہوئی ریاضت نہ اس جنم میں افادہ پہنچانے والی ہے، نہ دوسروں پیدائشوں میں ہی، اور عقیدت کا ہونا ہر حالت میں لازمی ہے۔ پورے باب میں عقیدت پر روشی ڈالی گئی اور آخر میں 'اوم' تت، اور ست کی مفصل تفسیر پیش کی گئی، جو گیتا کے اشلوکوں میں پہلی بار آئی

ہے الہذا۔

اس طرح شری مدھگود گیتا کی تمثیل اپنیشد و علم تصوف اور علم ریاضت سے متعلق شری کرشن اور ارجن کے مکالمہ میں، عقیدت اوم، تتمت، سست، باب جزء جوگ (وہی شری مدھگود گیتا کی تشریح) نام کے ستر ہواں باب مکمل ہوتا ہے۔

اس طرح قابل احترام پرمہن پرمانند جی کے مقلد سوامی اڑگڑانند کے ذریعے لکھی شری مدھگود گیتا کی تشریح (یتھار تھو گیتا) حقیقی گیتا، میں اوم، تتمت، سست، سر دھاترے و پیھاگ یوگ، (عقیدت اوم، تتمت، سست، باب جزء جوگ) نام کا ستر ہواں باب مکمل ہوا

(ہری اوم تتمت سست)